اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امام اہلسنت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مسمّٰی بنام تاریخی الملفوظ ۱۳۳۸ھ

معروف بہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC 1286

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مُجدّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:
شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند
حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطَفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش
مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر
مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ء، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net
Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تَوَکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں: توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتمادُ عَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) **یعنی اسباب** ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

ارشاد فرمایا: پھینکنا نہ چاہیے۔ کسی برتن میں ڈال دیتے، اس وقت تو پانی اِفرَاط (یعنی کثرت) سے ہے، اس ایک گھونٹ پانی کی قدر نہیں۔ جنگل میں جہاں پانی نہ ہو وہاں اس کی قدر معلوم ہو سکتی ہے کہ اگر ایک گھونٹ پانی مل جائے تو ایک انسان کی جان بچ جائے۔

ساری سَلْطَنَت کی قیمت ایک گلاس پانی

حضرت خلیفہ ہارُون رشید رحمۃ اللہ علیہ علماء دوست تھے۔ دربار میں علماء کا مجمع ہر وقت لگا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ پانی پینے کے واسطے منگایا، منہ تک لے گئے تھے، پینا چاہتے تھے کہ ایک عالم صاحب نے فرمایا: ''اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین! ذرا ٹھہریئے! میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔'' فوراً خلیفہ نے ہاتھ روک لیا۔ اُنہوں نے فرمایا: ''اگر آپ جنگل میں ہوں اور پانی مُیَسَّر نہ ہو اور پیاس کی شِدَّت ہو تو اِتنا پانی کس قَدَر قیمت دے کر خریدیں گے؟'' فرمایا: ''**وَاللّٰه**! آدھی سلطنت دے کر۔'' فرمایا: ''بس پی لیجئے!'' جب خلیفہ نے پی لیا، انہوں نے فرمایا: ''اب اگر یہ پانی نکلنا چاہے اور نہ نکل سکے تو کس قَدَر قیمت دے کر اس کا نکلنا مول (یعنی خرید) لیں گے'' کہا: **وَاللّٰه**! پوری سلطنت دے کر۔ ارشاد فرمایا: ''بس آپ کی سلطنت کی یہ حقیقت ہے کہ ایک مرتبہ ایک چُلُّو پانی پر آدھی بک جائے اور دوسری بار پوری اس پر جتنا چاہے تکبر کر لیجئے!''

(تاریخ الخُلَفا، ص ۲۹۳ ملخصاً)

سبز رنگ کا جوتا پہننا کیسا؟

عرض: سبز رنگ کا جوتا پہننا کیسا ہے؟

ارشاد: جائز ہے۔

کیا غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کا چہرہ مبارک سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رُخِ انور کے مشابہ تھا؟

عرض: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل مبارک شکل اَقْدَس (یعنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے ملتی تھی یا نہیں؟

ارشاد: نہیں۔

ایک شعر کا مطلب

عرض: پھر اِس شعر کا کیا مطلب ہے؟ ع

نقشہ شاہِ مدینہ صاف آتا ہے نظر

جب تصوُّر میں جماتے ہیں سَراپا غوث کا

ارشاد: اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ جمالِ غوثِیَّت آئینہ ہے جمالِ اَقدس کا، اُس میں وہ شَبِیہِ مُبارَک دِکھائی دے گی۔

﴿پھر فرمایا:﴾ امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شکل مبارک سَر سے سینہ تک حضورِ اَقدَس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مُشابِہ تھی اور امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سینے سے ناخن پا ء (یعنی پاؤں کے ناخن) تک (سنن الترمذي، كتاب المناقب مناقب الحسن والحسين، الحديث ٣٨٠٤، ج ٥، ص ٤٣٠) اور حضرت امام مَہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سَر سے پاؤں تک حُضُورِ اَقدَس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مُشابِہ ہوں گے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اندازِ ادب

ایک صَحابی حضرت عابِس ابن رَبِیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شَباہَت (یعنی صورت) کچھ کچھ سرکار (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) سے ملتی تھی جب وہ تشریف لاتے حضرت امیر مُعاوِیَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تخت سے سَروقَد (یعنی تعظیماً سیدھے) کھڑے ہو جاتے۔

جیسے میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ویسا نہیں کوئی

﴿پھر فرمایا:﴾ اور یہ تو ظاہری شَباہَت ہے ورنہ فِي الْحَقِيْقَت وہ ذاتِ اَقدَس (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) تو شَبِیہ سے مُنَزَّہ اور پاک بنائی گئی ہے کوئی ان کے فضائل میں شریک نہیں۔ امام محمد بُوصیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قصیدہ بُردہ شریف میں عرض کرتے ہیں: ع

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِي مَحَاسِنِهٖ

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٖ

سارے جہاں میں آپ کی خوبیوں میں کوئی شریک نہیں، آپ کی ذاتِ مقدسہ میں حسن کا جوہر تقسیم نہ ہوگا۔ (قصیدہ بردہ شریف، ص ٢٦ مترجم)

اَہلسُنَّت کی اصطلاح میں جَوہَر اُس جُز کو کہتے ہیں جس کی تقسیم مُحال ہو۔ یعنی حُضُور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) کے حُسن میں سے کسی کو حصہ نہیں ملا۔